کتاب نما

علامہ اقبال کی سیاسی زندگی، محمد سلیم۔ ناشر: سنگ میل پبلی کیشنز، لوئر مال، لاہور۔ صفحات: ۱۷۳۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد سلیم، پنجاب یونی ورسٹی میں شعبہ طبیعیات کے صدر، سائنس فیکلٹی کے ڈین اور متعدد دیگر ذمہ داریوں کے مناصب پر فائز رہ چکے ہیں۔ طبیعیات کے موضوع پر ان کے تحقیقی مقالات اور کتابیں برطانیہ اور امریکہ کے ممتاز جریدوں اور ناشرین نے شائع کی ہیں۔ پنجاب یونی ورسٹی سے سبک دوشی کے بعد، ان کی توجہ اردو میں تصنیف و تالیف کی طرف منعطف ہوئی۔ داراشکوہ احوال و افکار (تبصرہ: ترجمان نومبر ۱۹۹۶ء) اور قائداعظم محمد علی جناح: سیاسی و تجزیاتی مطالعہ (مارچ ۱۹۹۹ء) کے بعد اب ان کی زیرنظر کتاب منصّہ شہود پر آئی ہے، جس کا مقصد اس عمومی غلط فہمی کو رفع کرنا ہے کہ علامہ اقبال محض ایک شاعر اور فلسفی تھے جو زندگی بھر عملی سیاست سے الگ تھلگ اور گوشہ نشین رہے۔

پروفیسر محمد سلیم کو شکوہ ہے کہ اس عظیم مسلم مفکر اور شاعر کو ایک عالم نے خراج تحسین پیش کیا مگر سیاست میں ان کے عملی کردار کو عام طور پر نظرانداز کیا جاتا ہے۔ ان کا موقف یہ ہے کہ علامہ نے یورپ سے واپسی (۱۹۰۸ء) کے تقریباً چار سال بعد، عملی سیاست میں حصہ لینا شروع کر دیا تھا اور تادمِ وفات، وہ اس میدان میں سرگرم عمل رہے۔ مصنف نے ۱۲-۱۹۱۱ء سے اقبال کی وفات تک ہندستانی سیاست کے اتار چڑھاؤ، مسلم لیگ اور کانگریس کی سرگرمیوں، تقسیم بنگال کی منسوخی، حادثہ کان پور، تحریک خلافت اور تحریک عدم تعاون، پنجاب کونسل کے انتخابات، سائمن کمیشن، خطبہ الٰہ آباد، گول میز کانفرنس، تحریک کشمیر اور ۱۹۳۷ء کے انتخابات میں اقبال کی دلچسپیوں، ان کے تحریری و تقریری ردعمل، اور موقع بہ موقع ان کی عملی شرکت کی تفصیل فراہم کی ہے۔

سیاست میں علامہ اقبال کی شرکت کا مقصد وحید، ہندی مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ اور ان کی مجموعی فلاح و بہبود تھا۔ ۱۹۲۳ء میں ان کے احباب نے اصرار کیا کہ وہ پنجاب کی قانون ساز اسمبلی کے انتخابات میں حصہ لیں مگر وہ آمادہ نہ ہوئے، لیکن تین سال بعد ۱۹۲۶ء میں یہ اصرار اتنا بڑھا کہ وہ رضامند ہو گئے۔ اس

موقع پر ایک جلسے سے خطاب کرتے ہوئے انھوں نے کہا: ''میں نے مسلمانوں کو صحیح زندگی کے مفہوم سے آشنا کرنے، اسلاف کے نقش قدم پر چلنے اور ناامیدی، بزدلی اور کم ہمتی سے باز رکھنے کے لیے نظم کا ذریعہ استعمال کیا۔ میں نے ۲۵ سال تک اپنے بھائیوں کی مقدور بھر ذہنی خدمت کی۔ اب ان کی عملی خدمت کے لیے اپنے آپ کو پیش کر رہا ہوں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں کبھی بھی اپنے مفاد کو قوم کے مقابلے میں ترجیح نہیں دوں گا''۔

مصنف نے علامہ کی سیاسی زندگی کی جو تفصیل فراہم کی ہے اس کے مطابق علامہ نے پنجاب اسمبلی کی تین سالہ رکنیت کے دوران مسلمانوں کی نمایندگی کا حق ادا کر دیا۔ مسلم مفادات کو ہر چیز پر فوقیت دی۔ وہ پوری تیاری کے ساتھ اسمبلی کے اجلاسوں میں شریک ہوتے۔ ان کی تقریر عموماً گہری تحقیق، اعداد و شمار اور حقائق پر مبنی ہوتی تھی۔ اسی زمانے کا واقعہ ہے، ۳ مئی ۱۹۲۷ء کو کوچہ درزیاں لاہور میں ہندوؤں اور سکھوں نے نہتے مسلمانوں پر جو عشاء کی نماز پڑھ کر لوٹ رہے تھے، حملہ کر دیا اور تین مسلمان شہید کر دیے۔ علامہ اقبال نے یہ خبر سنی تو رات کے بارہ بج رہے تھے، مگر وہ موقع پر پہنچے اور صبح پانچ بجے تک اُس مکان میں بیٹھے رہے جہاں ابتدائی تفتیش ہو رہی تھی۔ دو گھنٹے کے وقفے کے بعد صبح سات بجے دوبارہ شیخ عبدالقادر کی معیت میں موقع واردات پر پہنچ گئے اور مسلمانوں کو اپنے آپ پر قابو رکھنے کی تلقین کرتے رہے۔ شام پانچ بجے تقریباً ۵۰ ہزار مسلمانوں نے یونی ورسٹی گراؤنڈ میں شہیدوں کی نماز جنازہ ادا کی۔ علامہ اقبال اور سر محمد شفیع لوگوں کو صبر و سکون سے کام لینے کی تاکید کرتے رہے۔ ۱۱ مئی ۱۹۲۷ء کو روزنامہ انقلاب لاہور نے لکھا کہ علامہ اقبال نے امن و امان برقرار رکھنے کے لیے اپنی سعی سے مسلمانان لاہور کی نمایندگی کا حق ادا کر دیا ہے۔ (ص ۳۲)

علامہ کی زندگی میں، اس طرح کے بیسیوں واقعات ملتے ہیں جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ مسلمانوں کے دکھ درد اور مسائل و مفادات کو اپنے آرام پر مقدم سمجھتے تھے۔ جب کوئی مسئلہ درپیش ہوتا، فوراً، جیسا بھی ممکن ہوتا، اقدام کرتے۔ اپنے شاعرانہ مزاج اور خرابی صحت کے باوجود انھوں نے مسلمانوں کے مفادات کی خاطر ہمیشہ ایک مستعد، فعال، متحرک اور دردمند راہنما کا کردار ادا کیا۔ مسلم عوام بھی ان کے قدردان تھے۔

شاعر اور فلسفی ہونے کے باوجود وہ خداداد غیر معمولی سیاسی بصیرت رکھتے تھے۔ وہ انگریز حکمرانوں کے ساتھ ساتھ ہندوؤں اور پنجاب کے برطانیہ نواز جاگیرداروں اور سکندر حیات کے عزائم کو بخوبی سمجھتے تھے۔ ان کی سیاست اصولی اور ملّی مفادات کے تابع تھی۔ مصنف نے ایک اہم نکتے کی طرف توجہ دلائی ہے، لکھتے ہیں: ''اقبال جداگانہ انتخاب کے اصول کو ہندستان میں مسلمانوں کے قومی تشخص کے لیے لازمی سمجھتے تھے اور

کسی صورت میں بھی اس سے دست بردار ہونے کے لیے تیار نہ تھے۔ یہی نکتہ اُن کی تمام سیاسی فکر کا محور تھا۔ اس لیے وہ کانگریس سے لڑتے، محمد علی جناح سے جھگڑتے اور محمد علی جوہر سے الجھتے رہے مگر اس اصول پر مستقل مزاجی سے قائم رہے''۔

مصنف کے نزدیک اقبال کی سیاسی جدوجہد اُن کے خلوص، وژن اور عملی سیاست میں ان کے شان دار کردار کی غماز ہے۔ ان کی تمام جدوجہد کا مقصد اسلامی شریعت کا نفاذ تھا جس کے لیے وہ آزاد مملکت کا قیام نہایت ضروری سمجھتے تھے (ص: ۱۶۴)۔ ان کے وژن کے سلسلے میں ایک دو اقتباسات غور طلب ہیں، فرمایا: ''میری نصیحت ہے کہ آپ دل سے مسلمان بنیں''--- ایک اور موقع پر کہا: ''جب مسلمانوں کی تعداد صرف چند لاکھ تھی تو دنیا کی عظیم سلطنتیں ان کے قدم چومتی تھیں۔ آج جب وہ ۴۰ کروڑ ہیں تو ہر جگہ کفار ان پر مسلط ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں نے اسلام کو چھوڑ دیا ہے اور اُس کی روح سے کنارہ کش ہو گئے ہیں''۔

اقبال کی سیاسی زندگی پر اس سے پہلے اُردو اور انگریزی میں متعدد کتابیں لکھی گئی ہیں مگر پروفیسر محمد سلیم صاحب نے جس اختصار و جامعیت کے ساتھ اور علمی و سائنسی انداز میں اس موضوع کو پیش کیا ہے، ہماری نظر میں وہ اس سے پہلے کسی مصنف سے ممکن نہیں ہوا۔ ان کا اسلوب بے حد سادہ، صاف اور صریح ہے۔ آخر میں کتابیات اور اشاریہ شامل ہے۔ کتاب کا معیار طباعت اطمینان بخش ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

تفہیم المسائل، جلد اول، پروفیسر منیب الرحمن۔ ناشر: مکتبہ نعیمیہ دارالعلوم نعیمیہ، بلاک نمبر ۱۵، فیڈرل بی ایریا، کراچی۔ صفحات: ۴۲۴۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

قبل ازیں تفہیم المسائل ہی کے نام سے شیخ القرآن مولانا گوہر رحمن کے شہرہ آفاق فتاویٰ کی پانچ جلدیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ اب اسی نام سے پروفیسر مفتی منیب الرحمن صاحب کے فتاویٰ سامنے آرہے ہیں۔ مفتی صاحب قرآن و سنت اور فقہی ذخیرے پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ وہ بیدار مغز ہیں اور انھوں نے مختلف مسائل پر جس طرح کلام کیا ہے، اس سے ان کے فتاویٰ کی افادیت ظاہر ہوتی ہے۔ یہ ایک قیمتی علمی تحقیق ہے۔ مصنف نے بعض مفتیان کرام کو ان کی غلطی اور لغزش پر فقہی دلائل اور حوالوں سے موثر تنبیہہ کی ہے۔

دعا بعد الاذان کے کلمات پر بحث کی ہے۔ احادیث سے کلمات دعا کو اور اصولی دلائل سے اس دعا کی صحت کو ثابت کیا ہے۔ سورہ فاتحہ کے بعد سورہ قرآنیہ کی کتنی مقدار واجب ہے؟ اس پر فقہی فتاویٰ کے علاوہ معاصر مفتیان کرام کے فتاویٰ کے حوالوں سے تفصیلی بحث ملتی ہے۔ امام کا سُترہ تمام مقتدیوں کے

لیے کافی ہے۔ جب امام کے آگے سُترہ ہو تو اگر کوئی مقتدیوں کی صف کے سامنے سے گزرے تو اس پر کچھ گناہ نہیں ہے لیکن جس آدمی کی ایک یا دو یا زیادہ رکعت رہ جائیں تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد جب وہ آدمی اپنی بقیہ نماز پڑھے گا تو کیا ایسی صورت میں اس کے سامنے سے گزرنے والا گنہگار ہوگا یا نہیں، جب کہ امام کے فارغ ہوکر چلے جانے کے بعد امام کا سُترہ اپنی جگہ موجود ہو؟ اس مسئلے پر دارالافتا دارالعلوم زکریا کراچی کے مفتی محمد نصراللہ احمد پوری نے فتاویٰ شامی کے حوالے سے فتویٰ دیا کہ مذکورہ شخص کے آگے سے گزرنے والا گنہگار نہیں لیکن مفتی منیب الرحمن نے انھیں متنبہ کیا کہ شامی کی پوری عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ شخص کے لیے اب وہ حکم نہیں ہے جو امام کی اقتدا کی صورت میں تھا۔ اب وہ منفرد ہے۔ اب نہ امام ہے نہ اس کا سُترہ۔ یہ وقیع، علمی اور تحقیقی بحث ص ۵۶ سے لے کر ص ۱۱۳ تک پھیلی ہوئی ہے۔ مفتی صاحب نے اپنے مدعا کو ثابت کرنے کا حق ادا کر دیا ہے۔

بعض مسائل پر مفتی منیب الرحمن صاحب نے متعدد دیگر جیّد علما اور مفتیانِ عظام سے اختلاف کیا اور دلائل کے ساتھ انھیں توجہ دلائی تو انھوں نے اپنے فتاویٰ سے رجوع کر لیا۔ اسی طرح قضاء عمری، بزرگان دین کے مزارات پر عقیدت، فیکٹری میں نماز جمعہ، حضرت خضر علیہ السلام کی نبوت، مفتی محمد یوسف لدھیانوی صاحب سے اختلاف اور دیگر مسائل پر سیر حاصل، سلیس اور عام فہم انداز میں قابل قدر بحث کی گئی ہے۔ اصحاب علم کے لیے یہ ایک مفید علمی مجموعہ ہے۔ طلبہ، اساتذہ، مفتیان کرام اور عوام سب کے لیے اس میں استفادے کا سامان ہے۔ (مولانا عبدالمالک)

رسول اکرمؐ اور علم حیوانات، پروفیسر شیریں زادہ۔ حرا پبلی کیشنز، اردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۲۳۰۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

عبدالماجد دریابادی کی حیوانات قرآنی کے بعد، یہ ایک نئی کوشش ہے کہ احادیث میں جن حیوانات کا ذکر آیا ہے، ان کا تذکرہ ایک جگہ جمع کر دیا جائے۔ مصنف نے اپنی کتاب قرآنی جانوروں کا انسائیکلوپیڈیا کا حوالہ دیا ہے جس کی وجہ سے وہ اس کتاب میں بعض جانوروں کی تفصیل میں نہیں گئے۔ (یہ کتاب تبصرہ نگار کی نظر سے نہیں گزری۔)

کتاب میں ۶۰ جانوروں کا تذکرہ ہے۔ ہر جانور کا عربی، پشتو، انگریزی اور اردو نام دیا گیا ہے۔ عام معلومات کے بعد، متعلقہ احادیث اور سیرت کے واقعات کا ذکر ہے (براق کے حوالے سے واقعہ معراج کی تفصیلات مل جاتی ہیں)۔ مطالعے کے بعد یہی تاثر ہوا کہ سیرت کی ایک کتاب پڑھی ہے۔ جانوروں کے

بارے میں متنوع اور دل چسپ معلومات ملتی ہیں۔ ہر باب کے آخر میں حوالے دیے گئے ہیں۔ آغاز میں جانوروں سے حسن سلوک پر ایک مضمون ہے۔(مسلم سجاد)

Lift Up Your Hearts' عبدالرشید صدیقی' اسلامک فاؤنڈیشن' لسٹر' برطانیہ۔ ملنے کا پتا: بک ٹریڈرز' جناح سپر مارکیٹ' اسلام آباد۔ صفحات: ۱۷۵ قیمت: درج نہیں۔

عبدالرشید صدیقی لسٹر یونی ورسٹی (برطانیہ) کی اسلامک سوسائٹی کے زیراہتمام مسلسل دوعشرے سے خطبہ جمعہ دیتے ہیں۔ انھوں نے ۳۰ موضوعات پر چار چار' پانچ پانچ صفحات کے یہ خطبے تحریر بھی کر دیے اور یوں ایک موثر پیش کش کے ذریعے ان سے استفادے کا دائرہ وسیع ہو گیا۔ ہر خطبے کا آغاز کسی قرآنی آیت سے ہوتا ہے۔ موضوع پر آیات و احادیث بھی پیش کی گئی ہیں۔ اندازِ بیان عام فہم' اور دلوں کو اٹھانے والا ہے۔ خطبہ اوّل اور ثانی کے عربی متن کے ساتھ' انگریزی ترجمہ بھی شامل ہے۔ علم پہلا موضوع ہے' اور اُمت آخری۔ عقائد' ارکان' ہجرت' دعوہ' جہاد' تزکیہ' سیرت' اخوت' استغفار سب ہی اہم موضوعات ہیں۔ ایک طرف تو عالم اسلام اور عالم مغرب میں ان انگریزی خطبوں کی افادیت ہے' دوسری طرف یہ پاکستان' بھارت اور بنگلہ دیش جیسے ممالک میں انگریزی اخبارات و رسائل اور کالجوں کے مجلوں کے لیے مختصر مضامین کے طور پر بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔ پروفیسر خورشید احمد نے پیش لفظ میں جمعہ اور جمعے کے خطبے کی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے اور تجویز دی ہے کہ ۲۲ مزید خطبے بھی تیار کیے جائیں تاکہ سال کے ۵۲ جمعوں کے لیے ہو جائیں۔ (م- س)

تعارف کتب

☆ **مسلمانوں کے عروج کی کہانی**' ڈاکٹر حفیظ الرحمن صدیقی۔ ناشر: صدیقی پبلی کیشنز' اے ۵۴' بلاک ۱۳' سی گلشن اقبال' کراچی۔ صفحات: ۴۱ (بڑی تقطیع)۔ قیمت: درج نہیں۔]ایک طرح سے ۱۴ سوسالہ مسلم تاریخ' آنحضورؐ اور خلافت راشدہ سے لے کر تا حال' مسلم خطوں اور علاقوں کے احوال و واقعات۔ اس بیان میں کہیں کہیں تہذیب وتمدن کے باب میں مسلمانوں کے کارناموں کا ذکر۔ مصنف نے تاریخ کو مثبت نقطہ نظر سے پیش کیا ہے۔ وہ آدھے خالی گلاس کے بجائے بھرے ہوئے آدھے گلاس کو دیکھتے ہیں۔ ہر صدی کے اہم واقعات کی فہرست میں منفی واقعات کو سرخ رنگ سے دیا ہے جو مشکل سے ۱۵ فی صد بنتے ہیں۔ اسلوب و انداز عام فہم اور آسان۔ چند ایک نقشے اور تصاویر۔]

☆ **یادوں کی امانت**' السید عمر تلمسانی' ترجمہ: حافظ محمد ادریس۔ ناشر: مکتبہ احیاے دین' منصورہ' لاہور۔ صفحات: ۴۴۶۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔]اخوان المسلمون مصر کے مرشد عام کی یادداشتیں بہ قول میاں طفیل محمد: یہ ایک ''ایمان افروز تجربہ''

ہے۔ دل چسپ واقعات، دعوتی وتحریکی اور تربیتی نقطۂ نظر سے اہم دستاویز۔ زیرنظر جدید ایڈیشن بہتر ترتیب و تدوین کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔]

☆ What is Islam، ڈاکٹر کرنل (ر) محمد ایوب خان۔ ناشر: قرآن سوسائٹی۔ ۲۹۴ توسیع کیولری گراؤنڈ، لاہور کینٹ۔ صفحات: ۱۲۸۔ قیمت: ۶۰ روپے۔]قرآن حکیم کے حوالے سے اور آیاتِ قرآنی کی روشنی میں امور حیات و کائنات اور انسانی مسائل کے بارے میں اسلام کا نقطۂ نظر، جس سے اسلام بطور ضابطہ حیات کی اچھی تصویر سامنے آتی ہے۔ کاش اشاعتی معیار اور بہتر ہوتا۔]

☆ نور و حضور، رفیع الزمان زبیری۔ ناشر: ہمدرد فاؤنڈیشن، ہمدرد سنٹر، ناظم آباد، کراچی۔ صفحات: ۲۰۹۔ قیمت: ۱۰۰ روپے۔]حج اور عمروں کے لیے اپنے اہل خانہ کے ساتھ حرمین شریفین کے متعدد اسفار کی روداد یں۔ ایک جذبے اور عقیدت و چاہت کے ساتھ، سادہ بیانیہ اسلوب۔]

☆ قافلہ ادب اسلامی (مجلہ) مدیر اعلیٰ: ڈاکٹر ظہور احمد اظہر۔ ناشر: رابطہ ادب اسلامی عالمی، پاکستان شاخ: ۷-حق باہو ہاؤسز، لالہ زار کالونی، رائے ونڈ روڈ، لاہور۔ صفحات: ۱۹۱۔ قیمت: ۱۰۰ روپے۔]رابطے کا سہ ماہی ترجمان علمی مجلہ۔ عربی، اردو اور انگریزی میں تعارفی اور تحقیقی مضامین۔]

☆ تاریخ فرقہ بندی اور فرقۂ ناجیہ، توفیق احمد ناصر صدیقی۔ ناشر: اسلامی لائبریری جامع مسجد فاروق اعظم، دستگیر نمبر ۷ فیڈرل بی ایریا، کراچی۔ صفحات: ۲۹۔ قیمت: درج نہیں۔]دورِ صحابہؓ سے مسلمانوں کے ہاں اختلاف رائے کی تاریخ، فرقوں کی ابتدا، تفرقہ، گروہ بندی، عقائد میں بگاڑ، ائمہ اربعہ، دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث، وہابی اور شیعہ وغیرہ کا مختصر تعارف۔ اعتدال و توازن کے ساتھ۔ بقول مصنف: ''لازم ہے کہ ہم قرآن و حدیث سے تعلق جوڑیں اور اپنی عاقبت کی فکر کریں''۔ عام فہم، ناصحانہ انداز، ایک مفید کتابچہ۔]

☆ یا میں غازی یا میں شہید، پروفیسر عنایت علی خاں۔ پتا: ۶ علی ہومز، لطیف آباد نمبر ۹، حیدر آباد۔ صفحات: ۱۱۔ قیمت: ۱۰ روپے۔]جہاد کشمیر کے حوالے سے ایک ترانہ، ۹ جہادی نظمیں، جذبہ خیز اور ولولہ انگیز، ''جو صاحب چاہیں، یہ نظمیں شائع کرا سکتے ہیں''۔]

☆ روزہ، مولانا احمد علی محمودی۔ ناشر: مکتبہ علوم اسلامیہ، ۹ صادق منزل، آرام باغ روڈ، کراچی۔ صفحات: ۱۶۔ قیمت: ۶ روپے، فی سیکڑہ: ۴۰۰ روپے۔]روزے سے متعلق ضروری مسائل، آداب، قواعد، فوائد، فضیلت، اہمیت وغیرہ۔]

☆ ہم نے آج تراویح میں کیا پڑھا؟ ممتاز عمر۔ پتا: ۴۷۵ ٹی کورنگی ۲، کراچی ۷۴۹۰۰۔ صفحات: ۵۹۔ قیمت: درج نہیں۔]۲۷ دنوں کے لحاظ سے ہر روز تراویح میں پڑھے جانے والے حصہ قرآن پاک کے موضوعات کا مختصر ذکر۔]

☆ بیت المقدس کس کا حق ہے؟ مصنف: محمد تنزیل الصدیقی الحسینی۔ ناشر: اصلاح المسلمین پبلشرز، کراچی۔ صفحات: ۵۶۔ قیمت: درج نہیں۔]ارض یروشلم کی مختصر تاریخ، بیت المقدس پر صرف متقی اور پرہیزگاروں کا حق ہے، ''جب مسلمان اللہ کی طرف رجوع کرلیں گے تو انھیں ان کا حق بھی مل جائے گا''۔]

☆ **الحرمین شریفین کے دیس میں**، میاں عبدالکریم۔ ناشر: ادارہ صوت الاسلام ٹرسٹ، فیصل آباد۔ صفحات: ۷۷۔ قیمت: ۶۰ روپے۔ [یہ سفرنامہ نہیں، حرمین شریفین کے مقامات، مساجد، مکانات صحابہؓ، قبرستانوں کا مختصر تذکرہ ہے اور کعبۃ اللہ، نیز گنبدِ خضرا کی تاریخ "آیندہ نسلوں کے لیے راہنمائی اور ایمان و یقین کے اضافے کے لیے"۔]

☆ **ہمدرد صحت**، مدیر: مسعود احمد برکاتی۔ ناشر: ہمدرد سنٹر، ناظم آباد کراچی۔ صفحات: ۸۰۔ قیمت: ۲۵ روپے۔ ["حفظ صحت اور سماجی بہبود" کا ماہنامہ۔ صحت اور معالجے سے متعلق دلچسپ اور معلومات افزا مضامین۔ شمارہ اکتوبر میں حکیم محمد سعید مرحوم کی شخصیت پر مسعود احمد برکاتی اور سید حامد کے مضامین۔ مجموعی طور پر ایک مفید رسالہ۔]